رفقاء پروگرام

تحقیقی پروجیکٹ:

حمید.او.اکسَرِیہ امی -تحقیقی پروجیکٹ :

نفاذ شریعہ کے مطالبہ کا عورتوں اور غیر مسلموں پر اثرات، جنوبی مغربی نائجیریا میں حقوق کے سلسلہ میں موجودہ بحث اوراس کے امکانات۔

اس پروجیکٹ کا مقصد ہے نائجیریا میں خواتین اور غیر مسلمین کے حقوق اور عمل سلامتی کے کیا نتائج ہو سکتے ہیں اس کی تفتیش کرنا اوراس کے ساتھ یہ بھی دیکھنا کہ نفاذ شریعہ کے مطالبہ کا اس سماج پر کیا اثر مرتب ہوتا ہے۔

انٹرویو

پروگرام کی کچھ تصویریں

حمید۔او۔اگبیر امی۔انٹرویو

آپ اس بات پر کچھ روشنی ڈالیں گے کہ اس خاص موضوع پر تحقیق کی شروعات کیسے کی؟

ایک مومن مسلمان کے نزدیک مذہب وہی ہے جو زندگی کے ہر پہلو کا احاطہ کرے اور کسی بھی طرح کے حقوق یا نظام کا نفاذ اس وقت تک ممکن نہیں ہے جب تک مذہب کے اس پہلو سے ہم نابلد رہیں گے اوراس بات کو جو لوگ نظر انداز

کرتے ہیں ان کے پاس اس کے نفاذ کے لئے کوئی جواز نہیں ہے، میرے خیال میں وہ سارے کے سارے سیکولر نظریہ جو انسانی حقوق کے سلسلہ میں مذہب کو نظر انداز کر دیتے ہیں، کبھی کارآمد یا کامیاب نہیں ہوسکتے اور خاص کر اسلامی معاشرہ میں اس مہم کی کامیابی قطعی طور پر ممکن نہیں ہے، لہذا اس سمت میں ایک سنجیدہ کوشش کی ضرورت ہے، حالانکہ اس میں کچھ پریشانیاں بھی حائل ہوسکتی ہیں۔ جس طرح عالم کاری کے سیاسی نفسیات اور اس کی سیادت اور غلبہ کو مسلمانوں تک میڈیا اور عالمی مذاکرات کے ذریعہ پہنچایا جاتا ہے اور ان چیزوں نے اندرونی تنازع کو اور طاقت بخشی ہے اور جنہیں ہم عقیدہ اسلام میں دیکھ سکتے ہیں اور خاص کر جو شناختی سیاست میں پوری طرح عیاں ہے، عورتوں کے نقل وحرکت اور رول پر پابندی، ان کی جنسیت پر پابندی جو کسی شناختی سیاست کی مزاحمت کا اہم حصہ ہے اور اس طرز پر غیر مسلموں کی شناخت اور ان سے بڑھتے اختلاف کا مسئلہ بھی سمجھا سکتا ہے، اس میدان میں جتنے بھی سیکولر کارکن سرگرم ہیں ان کی ساری کوششوں کو معاشرہ میں یہ سمجھا جاتا ہے کہ یہ ایک طرح کی استعماری اور سیاسی قدروں کے نفاذ کی مغربی کوشش ہے، اور اسی بنا پر اس کی مزاحمت کی جاتی ہے۔

بہت سارے اندرونی اختلافات کی وجہ سے اس بات کے امکانات بہت بڑھ جاتے ہیں کہ اسلام یہاں پر اپنا کردار ادا کرے اور اس مزاحمت اور تنازع کو ختم کرنے میں مدد کرے اور اس طرح سے انسانی حقوق کو حاصل کرنے میں یہ اسلام کا مذہب بہت فائدہ مند ثابت ہوسکتا ہے۔

یہاں پر اس بات کا امکان بالکل نہیں ہوگا کہ لوگ اس عمل کو بھی مغربی ایجنڈے کے نفاذ سے تعبیر دیں گے۔ اس طرح سے نائجیریا میں مصالحت کی راہ اختیار کرنا صرف ممکن ہی نہیں بلکہ ضروری بھی ہے اگر ہم نائجیریا میں سلامتی اور سماج کی فلاح و بہبود اور ترقی چاہتے ہیں۔

آپ کا اس پروجیکٹ کے سلسلہ میں کس طرح کی تحقیق کا منصوبہ ہے؟

پہلے تین ماہ میں ایک نظریاتی خاکہ تیار کروں گا تاکہ لوگوں کے اس سلسلہ میں رجحان اور خیالات کو سمجھا جا سکے، اس کے بعد چھ ماہ کے درمیان میں وکیلوں، علماء اور بہت سارے ماہر سماجیات سے ملوں گا اور اس کے علاوہ ان لوگوں سے بھی ملنے کا ارادہ ہے جو لوگ انسانی حقوق سے منسلک ہیں تاکہ میں اپنے پورے نظریاتی خاکہ کی جانچ کرسکوں۔ فی الحال میں نظریاتی خاکہ پر کام کر رہا ہوں۔

آپ کو اس تحقیق کے دوران کن کن مصائب کا سامنا کرنا پڑا ہے؟

اس پورے مرحلہ میں میرے لئے سب سے بڑا چیلنج اپنے تحقیقی طریقہ کار کی پیش بندی کرنا ہے، کیونکہ یہ ایک بہت بڑا مسئلہ بن سکتا ہے جب یہ پوری تحقیق تنفیذ کے مرحلہ میں پہنچے گے۔

اس بات پر بھی آپ کچھ روشنی ڈالیں گے کہ یہ پورا منصوبہ کس طرح سے اس مرحلہ تک پہنچا؟

شروعات میں میرے اس تحقیق کا مقصد تھا ان ساری باتوں کی تفتیش وتقویم کرنا اور خاص کر ان کو ٹھیک سے پرکھنا لیکن دھیرے دھیرے یہ اندازہ ہوا کہ اس پروجیکٹ کو معنی خیز اور فائدہ مند بنانے میں اس کا استدلالی حصہ کافی مددگار ثابت ہوسکتا ہے، اس لئے میں نے اس پروجیکٹ کی از سر نو تشکیل کی۔

آپ کو کیا لگتا ہے کہ آپ کے فیلڈ ریسرچ کے دوران سب سے بڑی پریشانی کیا ہو سکتی ہے؟

میرا خیال ہے کہ میرے لئے سب سے بڑا چیلنج مسلم معاشرہ میں موجود بدخوئی اور بدنیتی ہوگی جو کہ اپنی جڑیں پوری طرح مضبوط کر چکی ہے، ہم مسلم معاشرہ میں دیکھ سکتے ہیں کہ انسانی حقوق کا وہاں کوئی مطلب نہیں ہے، اور عالمی تناظر میں تو یہ بات صاف ظاہر ہوجاتی ہے کہ وہاں پر صرف قوت واقتدار کا کھیل ہے اور انسانی حقوق کی پامالی کوئی نئی چیز نہیں ہے اور اس میں بڑی تعداد میں وہ لوگ بھی ملوث ہیں جو خود کو اس کا بہت بڑا حامی بتاتے ہیں اور بین الاقوامی قانون کو توڑنے میں ذرا بھی نہیں ہچکتے۔ میرا خیال ہے کہ ان چیزوں کو ختم کیا جاسکتا اور ان پر قابو پایا جاسکتا ہے اور میرا ساتھ ساتھ یہ بھی خیال ہے کہ میرا فیلڈ ورک ان منطقی مسائل سے متاثر نہیں ہوگا کیونکہ نائجیریا ایک زمانہ سے اقتصادی اور سیاسی بحران سے دوچار ہے جہاں پر بجلی اور ایندھن سے لے کر مزدوروں کی ہر روز کی اسٹرائک ایک پریشانی بنی ہوئی ہے۔

آپ کا انسانی حقوق کے سلسلہ میں مستقبل میں کیا ارادہ ہے؟

میں خود کو اس تحریک سے لمبے عرصہ تک منسلک رکھوں گا اور میرا یہ بھی ارادہ ہے کہ ان موضوعات پر کچھ لکھوں گا بھی، مستقبل میں اس سلسلہ میں درس وتدریس کا بھی کام انجام دینے کا ارادہ ہے۔

اس پوری تحقیق سے آپ کس طرح کا خاص نتیجہ مرتب کر سکتے ہیں؟

فی الحال میں اس پوزیشن میں تو نہیں ہوں کہ پورے وثوق کے ساتھ اس کا تعین کر سکوں لیکن میں اتنا کہہ سکتا ہوں کہ انسانی حقوق کو خالص اسلامی معاشرہ میں بھی کارآمد بنایا جاسکتا ہے اور اس کا استحقاق مکمل طور پر ممکن ہے۔

آپ کے اس نظریاتی خاکہ اور میدانی تحقیق کا نفاذ کس طرح سے کیا جاسکتا ہے اور اسے کس طرح دوسری جگہوں پر بھی پہنچایا جاسکتا ہے؟

مستقبل قریب میں میرا اس سلسلہ میں بہت کچھ لکھنے کا ارادہ ہے، اور مجھے اپنی تحقیق پر تو ایک مستقل کتاب بھی مرتب کرنی ہے، یہ کتاب حکومت کی مختلف سطحوں کے عمل پر مبنی ہوگی اور ساتھ ہی ساتھ اس کا موضوع اسلامی دانشور معاشرہ اور دوسرا پڑھا لکھا طبقہ ہوگا، چونکہ نائجیریا میں امن وتنازع کے سلسلہ میں میرا بہت لوگوں سے ملنا جلنا ہے اور بہت ساری مسلم تنظیمات سے ربط ہے، میرا یقین ہے کہ میرا کام موجود سماجی تبدیلی کے لئے جو بھی کوششیں ہو رہی ہیں اس میں کافی مددگار ثابت ہوگا۔ کیونکہ اس معاشرہ میں جہاں اکثریت مسلمانوں کی ہے وہاں پر انسانی حقوق اخلاقی مرتبہ تبھی حاصل کر سکتا ہے جب اس کا تعلق دین سے ہوگا، میں سمجھتا ہوں کہ میری تحقیق انسانی حقوق کی تنظیمات کے لئے سرمایہ ثابت ہوگا۔

****